فیضانِ سیدنا امام بخاری
28-June-2018
ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان
(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جب جُمعرات کا دِن آتا ہے، اللہ پاک فِرِشتوں کو بھیجتا ہے، جِن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ لکھتے ہیں، کون یَومِ جُمعرات اور شبِ جُمعہ مُجھ پر کَثْرت سے دُرُودِ پاک پڑھتا ہے۔ (فِردَوس الاخبار، ۱/۱۸۴، حدیث: ۲۸۸)

ہم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی کوئی کمی سَروَرا تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص ۲۷۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔☆صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔☆بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُحدِّثینِ کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن وہ مُقدّس ہستیاں ہیں جن کی شان و عظمت اور مقام و مرتبہ بہت ہی بلند و بالا ہے، ان حضرات نے عِشْقِ رسول کے جذبے سے سرشار ہو کر اپنی ساری زندگی حدیثِ پاک کی تَرْوِیج و اِشاعت (Propagation) میں گزار دی۔اِن بُزرگ ہستیوں میں جو مقام و مرتبہ امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو نصیب ہوا وہ اپنی مثال آپ

---

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

ہے۔چونکہ شَوَّالُ الْمُکَرَّم کے مبارَک مہینے میں آپ کی پیدائش ہوئی تھی اور اِسی مہینے میں آپ کا عُرسِ مبارَک بھی ہے۔لہٰذا اِسی مُنَاسَبَت سے آج ہم حضرت سیدنا اِمام بخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا **مُخْتَصَر** تعارُف اور آپ کی پاکیزہ سیرت کے مُختلِف پہلوؤں کے بارے میں سُننے کی سعادت حاصِل کرتے ہیں۔آیئے!پہلے آپ کے ذوقِ عبادت پر مُشْتَمِل ایک ایمان افروز واقعہ سنتے اور اپنے اندر ذَوقِ عبادت کو بیدار کرنے کی کوشش کرتے ہیں،چنانچہ

امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ذوقِ عبادت

ایک مرتبہ امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو آپ کے بعض شاگردوں نے دعوت دی تو آپ تشریف لے گئے، جب نمازِ ظُہر کا وَقْت ہوا تو آپ نے نماز پڑھی، پھر نوافِل شُروع فرمادیئے،جب فارغ ہوئے تو قمیص کا ایک کنارہ اُٹھاتے ہوئے کسی سے کہا: دیکھو!میری قمیص کے اندر کیا چیز ہے؟ دیکھا تو ایک زہریلا کیڑا تھا جس نے سولہ (16) یا سترہ (17) مقامات پر ڈنک مارا تھا، جس کے سبب آپ کا جِسْمِ مبارَک سُوج چکا تھا۔ لوگوں نے کہا: جب اِس نے پہلا ڈنک مارا تھا تو آپ اُسی وَقْت نماز سے باہر کیوں نہ ہوئے؟ فرمایا: میں نے ایک سُورت شُروع کررکھی تھی، دل نے چاہا کہ وہ پُوری ہوجائے (تو پھر سلام پھیروں گا)۔(تاریخ بغداد، ۱۳/۲)

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی
دے شوقِ تلاوت دے ذوقِ عبادت رہوں باوُضو میں سدا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ولادت و سِلسلۂ نسب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا امام بخاری رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی ولادت مشہور شہر بُخارا میں 13 شَوَّال 194ھ (ہجری) بروز جمعہ بعد نمازِ عَصر ہوئی۔ امام بُخاری رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کا نام محمد اور کُنْیَت ابُو عَبۡدُاللہ ہے۔ آپ کا سِلْسِلۂ نَسب یہ ہے: محمد بن اِسماعیل بن اِبراہیم بن مُغِیْرہ۔ امام بُخاری رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے پَر دادا مُغِیْرہ کاشْت کار اور غیرِ خدا کی عبادت کرنے والے تھے لیکن بعد میں حاکِمِ بُخارا "یَمان جُعْفِیْ" کے ہاتھ پر اسلام لائے۔ امام بُخاری رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے تقریباً باسٹھ (62) سال کی عُمْر پائی اور (یکم شَوَّال) 256ھ ہجری بروز ہفتہ عِیۡدُ الْفِطْر کی رات بیماری کی حالت میں وِصالِ ظاہری فرمایا۔ سَمَرْقَنْد سے کچھ فاصلے پر "خَرتنک" نامی بَستی میں (بعدِ ظُہر) آپ کو سِپُردِ خاک کیا گیا۔ (اشعة اللمعات، ۱/ ۹-۱۳ ملتقطاً) (ارشاد الساری، ترجمة الامام بخاری، ۱/ ۵۵-۵۶ ملتقطاً) اور یہیں پر آپ کا عالیشان مزارِ پُراَنوار بھی ہے۔

اَلقابات

اَمِیۡرُ الۡمُؤۡمِنِیۡن فِی الۡحَدِیۡث، حافِظُ الۡحَدِیۡث، مُحَدِّث، مُفْتِی، حِبۡرُ الۡاِسۡلام وغیرہ آپ کے مشہور اَلقابات ہیں۔

آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے اساتذہ کی تعداد

امام بخاری رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے اساتذۂ کرام کی تعداد ایک ہزار اَسّی (1080) ہے۔ (نزہۃ القاری، ۱/ ۱۱۹)

آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے شاگردوں کی تعداد

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِنْتقال فرمایا (تو) نَوّے ہزار (90،000) شاگرد مُحَدِّث چھوڑے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۲۳۸)

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِ مُحْتَرَم کا مُخْتَصر تعارُف

امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِ ماجِد بڑے ممتاز بُزرگ اور زَبَرْدَسْت عالِمِ دین تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ امام بُخاری کے اُستاذ حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صُحبت میں رہتے تھے، آپ صاحبِ روایت مُحَدِّث تھے، آپ حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن مبارک، حضرت سَیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِما، اِن کے شاگردوں اور اُس زمانے کے مُحَدِّثین سے روایت کرتے تھے، بڑے ہی مُسْتَجَابُ الدَّعْوَات بزرگ تھے (یعنی آپ کی دعائیں بہت زیادہ مقبول ہوتی تھیں)، ایسے کہ بارگاہِ خداوندی میں عَرْض کرتے کہ میری سب دعائیں دنیا ہی میں نہ قَبول کرلے کچھ آخرت کے لئے رہنے دے، حلال کھانے کے ایسے پابند تھے کہ حرام تو حرام مشکوک چیزوں سے بھی بچتے تھے، حتّٰی کہ وِصالِ ظاہری کے وَقْت فرمایا: میرے پاس جتنا بھی مال ہے اُس میں ایک دِرْہم بھی شک و شُبہے والا نہیں ہے۔ (نزھۃ القاری ۱/۱۰۷، ملخصاً) (ارشادالساری، ترجمۃ الامام بخاری، ۱/۵۵)

امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بینائی لَوٹ آئی

امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ابھی چھوٹی عمر کے تھے کہ آپ کے والِدِ ماجِد کا اِنتقال ہوگیا اور پھر پرورش کی تمام تر ذِمَّہ داریاں آپ کی والِدۂ ماجِدہ نے سنبھالیں۔ بچپن شریف میں امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بینائی جاتی رہی۔ والِدۂ ماجِدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا اِس صَدمہ سے روتی رہتیں اور گڑ گڑا کر دعا مانگا کرتیں۔ ایک رات سوتے میں قسمت کا سِتارہ چمک اُٹھا، دل کی آنکھیں کُھل گئیں، خواب میں

دیکھا کہ حضرت سیِّدُنا اِبراہیم خلیلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام تشریف لائے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ **"آپ اپنے بیٹے کی بینائی کی واپسی کیلئے دعائیں مانگتی رہی ہیں۔ مبارَک ہو کہ آپ کی دعا قبول ہو چکی ہے، اللہ پاک نے آپ کے بیٹے کی بینائی بحال فرمادی ہے۔"** جب صُبح ہوئی تو دیکھا کہ امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی آنکھیں(Eyes)روشن ہو چکی تھیں۔(تَفہیمُ البخاری، ۱/۴ملخصاً)

بَصر کے ساتھ بصیرت بھی خوب روشن ہو لگاؤں خاکِ قدم بار بار آنکھوں میں

(سامانِ بخشش، ص۱۳۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے! اللہ کریم نے ماں کی دُعامیں کیسی تاثیر رکھی ہے کہ ماں جب اپنی اَولاد کے حق میں دُعا کرتی ہے تو ربِّ کریم اُس کے اُٹھے ہوئے ہاتھوں کی لاج رکھتا اور اَولاد کے حق میں اُس کی دُعا قبول فرماتا ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **ماں** وہ مہربان ہستی ہے جو اَولاد کے لئے رو رو کر دُعائیں کرتی ہے،**ماں** کی دُعا جنّت میں لے جاتی ہے، **ماں** کی دُعا ربِّ کریم کا فرمانبردار بناتی ہے، **ماں** کی دُعا بُرائیوں سے بچاتی ہے، ماں کی دُعا اَولاد کو **مقامِ وِلایت تک** پہنچا دیتی ہے، **ماں** کی دُعا اَولاد کی قسمت سَنوار دیتی ہے، **ماں** کی دُعا اَولاد کے حق میں قبول ہوتی ہے، **ماں** کی دُعا کامیابیاں دِلاتی ہے، **ماں** کی دُعا نُزولِ رَحمت کا سبب ہے، **ماں** کی دُعا گناہوں کی مُعافی کا ذَرِیعہ ہے، **ماں** کی دُعا کی بَرَکت سے ربِّ کریم اَولاد سے مصیبتوں اور آزمائشوں کو ٹال دیتا ہے۔ اللہ کریم ہمیں اپنی ماں کی خدمت بجالانے، ان کی فرمانبرداری کرنے، انہیں راضی رکھنے اور ان سے دعائیں لینے والے کام کرنے کی توفیق و سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم مُحَدِّثِینِ کِرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی سیرتِ مبارکہ کا جائزہ لیں تو اُن کی پاکیزہ سیرت میں ہمیں یہ مَدَنی پھول جگمگاتا دکھائی دے گا کہ اِن حضرات نے عِلْمِ حدیث کے حُصول اوراَحادیثِ رسول کی ترویج و اِشاعت کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کردیا، حتّٰی کہ اِس راہ میں اپنے گھربار کو خَیر آباد کہہ کر دُور دراز ملکوں اور شہر کا سفر طے کرکے علمِ حدیث حاصل کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ امیرُالمؤمنین فی الحدیث امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ چونکہ یادگارِ اَسلاف تھے، لہٰذا آپ نے مُحَدِّثِینِ کِرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے نَقْشِ قدم پر چلتے ہوئے اِسی مقصد کی خاطر اپنے آبائی وطن کو چھوڑا، دُور دراز شہروں کا سفر اِختیار فرمایا اور انتہائی کَم عُمْر میں ہی میدانِ حدیث میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا۔ آیئے! امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شَوقِ عِلْم کی چند جھلکیاں مُلاحظہ کیجئے، چنانچہ

زمانۂ تعلیم

اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن فِی الْحَدِیْث حضرت سَیِّدُنا محمد بن اِسماعیل بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب دس(10) سال کے ہوئے تو اِبتدائی اور ضروری تعلیم حاصل کرچکے تھے، اللہ پاک نے آپ کے دل میں عِلْمِ حدیث حاصِل کرنے کا شوق پیدا کیا تو آپ نے "بُخارا" میں (عِلْمِ حدیث حاصل کرنے کے لئے ایک مَدْرَسے میں) داخِلہ لے لیا، عِلْمِ حدیث اِنتہائی محنت سے حاصِل کیا، سولہ (16) سال کی عمر میں امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے بڑے بھائی اور والدہ کے ہمراہ حج کرنے کے لئے حرمین شریفین (مکے مدینے میں) حاضر ہوئے، والدہ اور بھائی توحج سے فارغ ہونے کے بعد واپس وطن آگئے مگر آپ مزید علم حاصل

کرنے کے لئے وہیں رہے اور اٹھارہ (18) سال کی عمر میں آپ نے وہیں پر ہی ایک کتاب[1] تصنیف فرمائی۔ (ارشاد الساری، ترجمۃ الامام بخاری، ۱/۵۶ ملخصاً) (تذکرۃ المحدثین، ص ۲۷ ملخصاً)

حُصولِ عِلْم کے لئے سفر

امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے چھ (6) سال حِجازِ مُقَدَّس (عَرَب شریف کا وہ حِصّہ جس میں مَکَّۂ مُکَرَّمَہ ، مَدِیْنَۂ مُنَوَّرہ اور طائف کے علاقے شامل ہیں) میں مُقِیْم رہ کر خوب عِلْم حاصِل کیا۔ حُصولِ عِلْمِ دین کے لئے آپ نے کئی سفر اِختیار فرمائے، 2 مرتبہ شام، مِصْر اور جزیرہ، 4 مرتبہ بَصرہ اور کئی دفعہ (عِراق کے شہر) کُوفہ اور بغداد بھی تشریف لے گئے۔ (سیر اعلام النبلاء، ابو عبد اللہ البخاری۔۔۔ الخ، ذکر حفظہ۔۔ الخ، ۱۰/۲۸۵ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ پاک اپنے بندوں کو جن نعمتوں سے نوازتا ہے، اُن میں سے ایک قُوَّتِ حافِظہ کی نعمت بھی ہے۔ جس کے ذریعے انسان دنیا بھر کی معلومات کو اپنے دماغ کی میموری (Memory) میں بآسانی محفوظ کرلینے پر قادر ہوجاتا ہے اور اِس سے بھرپور فائدہ اٹھاتا ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا شمار بھی اُنہی خوش نصیبوں میں ہوتا ہے، جنہیں اللہ پاک نے زبردست قُوَّتِ حافِظہ کی نعمت سے سَرفراز فرمایا تھا، آپ نے بارگاہِ الٰہی سے ملنے والی شاندار قُوَّتِ حافِظہ اور بے مثال ذہانت کے ذریعے ہزاروں احادیثِ مبارکہ کو اپنے دل و دماغ میں محفوظ کرلیا تھا۔ آیئے! امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی قُوَّتِ حافِظہ کی چند دلنشین جھلکیاں سماعت کرتے ہیں، چنانچہ

ایک ہزار احادیث زبانی بَیان فرمادیں

---

1 ۔۔۔ (کتاب قضایا الصحابۃ والتابعین)

ایک مرتبہ آپ (خُراسان کے ایک مشہور شہر) بَلْخ تشریف لے گئے، لوگوں نے آپ سے حدیث سُنانے کی فرمائش کی تو ایک ہزار (1000) احادیثِ مبارَکہ زبانی بَیان فرمادیں۔ (سیر اعلام النبلاء، ابو عبداللّٰہ البخاری۔۔۔الخ، ۲۸۹/۱۰)

16 دن میں 15 ہزار احادیث

حضرت محمد بن اَبِی حاتِم اور حاشِد بن اِسماعیل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِما بَیان کرتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ چھوٹی عُمْر میں ہمارے ساتھ حدیث کے لئے مشائخِ بَصرہ کی خدمت میں حاضِر ہوتے تھے، امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے علاوہ ہم تمام ساتھی اَحادیث کو محفوظ کرنے کے لئے تحریر کرلیتے تھے، سولہ دن (Sixteen Days) گزر جانے کے بعد ایک روز ہم نے امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ڈانٹا کہ تم نے اَحادیث محفوظ نہ کرکے اتنے دنوں کی محنت ضائع کردی۔ یہ سُن کر امام بخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہم سے کہا: اچھا تم اپنے تحریر شدہ صَفْحات لے آو، چنانچہ ہم اپنے اپنے صَفْحات لے آئے، امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اَحادیث سُنانی شروع کردیں، یہاں تک کہ اُنہوں نے پندرہ ہزار (15000) سے زیادہ اَحادیث بَیان کرڈالیں، جنہیں سُن کر ہمیں یُوں گُمان ہوتا تھا کہ گویا ہمیں یہ روایات امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہی لکھوائی ہیں۔ (ارشاد الساری، ترجمۃ الامام بخاری، ۵۹/۱)

سترّ ہزار حدیثوں کے حافِظ

ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا سُلَیمان بن مجاہِد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سَیِّدُنا محمد بن سلام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضِر ہوئے تو حضرت سَیِّدُنا محمد بن سلام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سَیِّدُنا سُلَیمان بن مجاہِد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے فرمایا: اگر آپ کچھ دیر پہلے آجاتے تو میں آپ کو وہ بچہ دکھاتا جو

ستر ہزار(70,000)حدیثوں کا حافِظ ہے۔یہ حیرت انگیز بات سُن کر حضرت سَیِّدُنا سُلَیمان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دل میں امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ملاقات کا شَوق پیدا ہوا، چنانچہ حضرت سَیِّدُنا محمد بن سلام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ سے فارغ ہونے کے بعد حضرت سَیِّدُنا سُلَیمان بن مجاہِد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو تلاش کرنا شروع کر دیا، جب(امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے) ملاقات ہوئی تو حضرت سَیِّدُنا سُلَیمان بن مجاہِد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِرْشاد فرمایا: کیا سَتَّر ہزار(70,000) اَحادیث کے حافِظ آپ ہی ہیں؟ یہ سُن کر امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عَرْض کی: جی ہاں! میں ہی وہ حافِظ ہوں، بلکہ مجھے اِس سے بھی زیادہ اَحادیث یاد ہیں اور جن صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور تابعین سے میں حدیث رِوایت کرتا ہوں اُن میں سے اکثر کی تاریخِ پیدائش، رہائش اور تاریخِ وِصال کو بھی میں جانتا ہوں۔(ارشاد الساری، ترجمۃ الامام البخاری، ۱/۵۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے! امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا حافِظہ کتنا شاندار تھا، آپ نے بچپن ہی میں نہ صِرْف سَتَّر ہزار(70,000)سے زائد اَحادیثِ کریمہ کو حِفْظ فرمالیا بلکہ اُن حدیثوں کو روایت کرنے والے اکثر بُزرگوں کی تاریخِ پیدائش، رہائش اور تاریخِ وِصال کو بھی یاد کرلیا، بِلا شُبہ یہ اللہ پاک کے خاص فَضْل و اِحسان اور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خصوصی فیضان کا کمال تھا کہ لوگ آپ کے قُوَّتِ حافِظہ کی تعریف کیا کرتے تھے، جبکہ آج ہمارے حافِظے کمزور(Weak) ہوتے جارہے ہیں، ہمیں تو گزرے ہوئے کَل کی معمولی باتیں بھی یاد نہیں رہتیں، عیسوی مہینے اور اُن کی تاریخیں تو یاد رہتی ہیں مگر افسوس! مَدَنی یعنی قَمری مہینوں اور اُن کی تاریخوں سے بے خَبر رہتے ہیں، چیزوں کے حِساب کتاب میں اَکثر پریشانی کا شکار ہوجاتے ہیں، نمازوں کی رَکْعات کے بارے میں

شُکُوک و شُبُہات میں مُبْتَلا ہو جاتے ہیں کہ کتنی پڑھ لیں اور کتنی باقی رہ گئیں، کسی کِتاب یا رِسالے کو کئی کئی بار پڑھ لینے کے باوُجود بھی اُس کے مَضامین یا مسائل ہمارے دل و دماغ میں محفوظ نہیں ہو پاتے۔ بہر حال اگر ہم اپنے حافِظے کو مضبوط بنانا چاہتے ہیں، بُھولنے کی بیماری سے نجات پانا چاہتے ہیں،حافِظے کو مضبوط بنانے کے طریقے جاننا چاہتے ہیں اور بُھولنے کی بیماری پیدا کرنے والے اَسباب کے بارے میں معلومات حاصِل کرنا چاہتے ہیں تو اِس کے لئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی کِتاب **"حافِظہ کیسے مضبوط ہو؟"** کا مُطالَعہ فرمائیے۔

دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس کتاب کو پڑھا بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ(Download)اور پرنٹ آؤٹ(Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عموماً دیکھا گیا ہے کہ جب کوئی شخص اپنے کسی کارنامے کے سبب عوام و خواص میں مشہور ہو جاتا ہے تو وہ اپنے آپ کو **"کچھ"** سمجھنے لگتا ہے، دوسروں کو حَقارت کی نظر سے دیکھتا ہے، اپنے کام کاج اپنے ہاتھوں سے کرنے میں شرم اور ذِلّت محسوس کرتا ہے، دُنیوی حِرْص ولالچ اور مزید شہرت کا بُھوت اُس پر سُوار ہو جاتا ہے اور دُنیوی لذّات کا شیدائی ہو کر فِکْرِ آخرت سے غافِل ہو جاتا ہے۔ لیکن قُربان جائیے امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر! اتنے بڑے مُحَدِّث ہونے کے باوُجود غُرور و تکبُّر کو کبھی اپنے قریب بھی بھٹکنے نہ دیا، عاجِزی و اِنکساری کا دامن تھامے رکھا، عَمَلی طور پر سادگی اپنائی اور دورانِ طالبِ عِلْمی سے ہی زُہد و قَناعت کو اِختیار فرما لیا، چنانچہ

امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عاجزی و انکساری

آپ کے خُصوصی شاگرد محمد بن حاتِم وَرَّاق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بُخارا کے قریب مسافر خانہ بنارہے تھے، خُدَّام اور عقیدت مَند حضرات بھی آپ کے ہمراہ تھے مگر اِس کے باوُجود آپ اپنے ہاتھوں سے اِینٹیں اُٹھا اُٹھا کر دیوار میں لگا رہے تھے، میں نے آگے بڑھ کر کہا: آپ رہنے دیجئے یہ اینٹیں میں لگا دیتا ہوں، اِرْشاد فرمایا: قِیامت کے دن یہ عمل مجھے فائدہ دے گا۔ (ارشادالساری،ترجمۃ الامام بخاری، ۱/۶۵)

فخر و غُرور سے تُو مولیٰ مجھے بچانا یاربّ! مجھے بنا دے پیکر تُو عاجِزی کا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۷۸)

سُوکھی روٹی تناول فرماتے

امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے طلبِ عِلْم کے دوران بسا اوقات سُوکھی گھاس کھا کر بھی وَقْت گزارا، کبھی کبھار ایک دن میں عام طور پر صِرْف دو یا تین بادام کھایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ بیمار پڑ گئے، اَطِبَّا حضرات (یعنی ڈاکٹرز) نے بتلایا کہ سُوکھی روٹی کھا کھا کر اِن کی اَنتڑیاں سُوکھ چکی ہیں، اُس وَقْت آپ نے بتایا کہ وہ 40 سال (Forty Years) سے خُشْک روٹی کھا رہے ہیں اور اِس عَرْصے میں سالن کو بالکل بھی ہاتھ نہیں لگایا۔ (تذکرۃ المحدثین، ص ۱۸۲)

لُوٹ لے رَحمت ، لگا قُفلِ مدینہ پیٹ کا
پائے گا جنّت ، لگا قُفلِ مدینہ پیٹ کا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! اللہ والوں میں حُصولِ عِلْم کا کیسا زَبَرْدَست مَدَنی جَذبہ ہوا کرتا تھا کہ سالن کے بغیر سُوکھی روٹی کھا کر بھی اِنتہائی ذَوق و شَوق کے ساتھ عِلْمِ دین سیکھنے میں مشغول

رہا کرتے تھے، جبکہ آج ہمارا معاشرہ دُنیوی عُلوم و فُنون کی ڈگریوں اور حُصولِ مال کی خاطِر شب و روز کوششوں میں مصروفِ عمل دکھائی دیتا ہے، مگر دِینی مدارِس و جامِعات میں بہترین اور مفت سہولیات کے باوُجود پڑھنے والوں کی تعداد اِنتہائی کم نظر آتی ہے اور حال یہ ہے کہ ہماری اَکثریت شریعت کے بنیادی فرائض وواجبات سے غافل نظر آتی ہے، جیسا کہ

تفسیر صِراطُ الْجِنَان میں ہے: عِلْمِ دین سیکھنا صِرْف کسی ایک خاص گروہ کا کام نہیں بلکہ اپنی ضرورت کے مطابِق عِلْم سیکھنا ہر مسلمان پر فَرْض ہے۔ لیکن نہایت افسوس کی بات ہے کہ آج مسلمانوں کی اکثریت عِلْمِ دِین سے دُور نظر آتی ہے۔ نمازیوں کو دیکھیں تو چالیس(40) چالیس(40) سال نماز پڑھنے کے باوُجود حال یہ ہے کہ کسی کو وُضو کرنا نہیں آتا تو کسی کو غُسْل کا طریقہ معلوم نہیں، کوئی نماز کے فرائض کو صحیح طریقے سے ادا نہیں کرتا تو کوئی واجبات سے جاہِل ہے، کسی کی قراءت دُرُسْت نہیں تو کسی کا سجدہ غلط ہے۔ یہی حال دیگر عبادات کا ہے خُصوصاً جن لوگوں نے حج کیا ہو اُن کو معلوم ہے کہ حج میں کس قدر غَلَطیاں کی جاتی ہیں! اِن میں اکثریت اُن لوگوں کی ہوتی ہے جو یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ بس حج کے لئے چلے جاؤ جو کچھ لوگ کررہے ہوں گے وہی ہم بھی کرلیں گے۔ جب عبادات کا یہ حال ہے تو دیگر فَرْض عُلوم کا حال کیا ہوگا؟ یُونہی حَسَد، بُغْض، کِیْنہ، تَکَبُّر، غِیْبَت، چُغلی، بُہتان اور نہ جانے کتنے ایسے اُمور ہیں جن کے مسائل کا جاننا فَرْض ہے لیکن ایک بڑی تعداد کو اِن کی تعریف بلکہ اِن کی فَرْضِیَّت تک کا عِلْم نہیں ہوتا۔ یہ وہ چیزیں ہیں جن کا گناہ ہونا عُموماً لوگوں کو معلوم ہوتا ہے اور وہ چیزیں جن کے بارے میں بالکل بے خبر ہیں جیسے خرید و فروخت، مُلازَمت، مسجد و مَدْرَسہ اور دیگر بہت سی چیزیں ایسی ہیں جن کے بارے میں لوگوں کو یہ تک معلوم نہیں کہ اِن کے کچھ مسائل بھی ہیں، بس ہر طرف ایک اندھیر نگری مچی ہوئی ہے، ایسی صورت میں ہر شخص پر ضروری ہے خود بھی عِلْمِ دین سیکھے

اور جن پر اُس کا بس چلتا ہو اُنہیں بھی عِلْمِ دین سیکھنے کی طرف لائے اور جنہیں خود سکھا سکتا ہے اُنہیں سکھائے۔ اگر تمام والِدین اپنی اَوْلاد کو اور تمام اَساتِذہ اپنے شاگردوں کو اور تمام پیر صاحِبان اپنے مُریدوں کو اور تمام اَفسران و صاحِبِ اِقتدار حضرات اپنے ماتحتوں کو عِلْمِ دین کی طرف لگادیں تو کچھ ہی عرصے میں ہر طرف دِین اور عِلْم کا دَور دورہ ہو جائے گا اور لوگوں کے مُعامَلات خُود بخود شریعت کے مطابق ہوتے جائیں گے۔ فِی الْوَقْت جو نازک صورتِ حال ہے اِس کا اندازہ اِس بات سے لگایئے کہ ایک مرتبہ سُناروں (جیولرز) کی ایک بڑی تعداد کو ایک جگہ جمع کیا گیا جب اُن سے تفصیل کے ساتھ اُن کا طریْقۂ کار معلوم کیا گیا تو واضح ہوا کہ اِس وَقْت سونے چاندی کی تجارت کا جو طریقہ رائج ہے وہ تقریباً اَسّی فیصد خلافِ شریعت ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ہماری دیگر تجارَتیں اور مُلازَمتیں بھی کچھ اِسی قسم کی صورتِ حال سے دوچار ہیں۔ جب مُعامَلہ اِتنا نازُک ہے تو ہر شخص اپنی ذِمّہ داری کو محسوس کر سکتا ہے، اس لئے ہر شخص پر ضروری ہے کہ عِلْمِ دین سیکھے اور حتَّی الاِمکان دوسروں کو سکھائے یا اِس راہ پر لگائے۔ (صراط الجنان،۶/ ۲۹۰)

عِلْم حاصِل کرو جہل زائل کرو پاؤ گے راحتیں قافلے میں چلو

(وسائل بخشش مرمم، ص۶۶۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام ”مَدَنی اِنعامات“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ عِلْم کا جذبہ بڑھانے اور فَرْض و واجب عُلُوم کی اَہَمِّیَّت کو دل و دماغ میں بسانے کا ایک بہترین ذریعہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہو کر ذیلی حلقے

کے 12 مَدَنی کاموں میں مشغول ہو جانا بھی ہے۔ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام" **مَدَنی اِنْعامات**"کے مُطابِق روزانہ فِکْرِ مدینہ کرتے ہوئے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذِمّہ دار کومَدَنی انعامات کا رِسالہ جمع کروانا بھی ہے۔

☆اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی اِنعامات، عمل کا جذبہ بڑھانے اور گناہوں سے پیچھا چُھڑانے کا بہترین نُسخہ ہیں،☆مَدَنی اِنعامات پر عمل کرنے والوں سے اَمیرِ اَہلسُنّت،بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بہت خوش ہوتے اور اُنہیں دُعاؤں سے نوازتے ہیں،☆مَدَنی اِنعامات پر عمل کی بَرَکت سے خَوْفِ خُدا و عشقِ مُصْطَفٰے کی لازوال دَولت ہاتھ آتی ہے،☆مَدَنی اِنعامات کا یہ عظیم تحفہ (Gift) بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی یاد دِلاتا ہے،☆مَدَنی انعامات بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے نَقْشِ قَدَم پر چلتے ہوئے فِکرِ مدینہ یعنی اپنے اَعمال کا مُحَاسَبَہ کرنے کا بہترین ذَرِیْعَہ ہے۔ آیئے! ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار سُنیے، چنانچہ

روزانہ فکرِمدینہ کرنے کا اِنعام

ایک اسلامی بھائی مَدَنی قافِلے میں سفر پر تھے۔اِسی دَوران اُن پر بابِ کرم کُھل گیا۔ہُوا یُوں کہ رات کو جب سوئے تو قسمت اَنگڑائی لے کر جاگ اُٹھی، کیا دیکھتے ہیں کہ جنابِ رِسالت مآب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خواب میں تشریف لے آئے۔ ابھی جلووں میں ہی گُم تھے کہ لَب ہائے مُبارَکہ کو جُنبِش ہوئی، رَحمت کے پُھول جَھڑنے لگے اور اَلفاظ کچھ یُوں تَرتیب پائے:**"جو مَدَنی قافِلے میں روزانہ فِکرِ مدینہ کرتے ہیں میں اُنہیں اپنے ساتھ جنَّت میں لے جاؤں گا۔"**

مِرے تم خَواب میں آؤ، مِرے گھر روشنی ہوگی   مِری قسمت جگا جاؤ، عِنایت یہ بڑی ہوگی

مجھے گر دِید ہوجائے، تو میری عِید ہوجائے ترا دِیدار جب ہوگا، مجھے حاصِل خوشی ہوگی

میں بَن جاؤں سَراپا "مَدَنی اِنْعامات" کی تَصویر بَنُوں گا نیک یااللہ اگر رَحمت تِری ہوگی

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۳۹۱-۳۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَحادیثِ مُبارکہ کی تَعْظِیم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بِلاشُبہ یہ ایک اَٹل حقیقت ہے کہ جس سے عشق ہوتا ہے اُس سے نسبت رکھنے والی ہر چیز سے بھی عشق ہوجاتا ہے۔ مثلاً محبوب کے گھر، اُس کے درودیوار حتّٰی کہ محبوب کے گَلی کُوچوں تک سے عقیدت کا تَعَلُّق (Relation) قائم ہوجاتا ہے۔ پھر بَھلا جو عشقِ نبی میں گم ہو چکا ہو وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے نسبت کے سبب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی احادیثِ مبارَکہ سے مَحَبَّت کیوں نہ رکھے گا اور کیوں نہ اُن کا ادب بجالائے گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ امام بخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا شُمار بھی اُنہی باکمال ہستیوں میں ہوتا ہے جو فَنَا فِی الرَّسُول کے منصبِ عظیم پر فائز اور سَر تاپا ادب و تعظیم کے پیکر تھے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ادب و تعظیم کا دامن تھام کر عشقِ مُصْطَفٰے کے گہرے سَمُنْدَر میں ڈوب کر لاکھوں احادیثِ کریمہ میں سے **"صحیح بُخاری"** کی صورت میں صحیح ترین احادیثِ مبارَکہ کا قیمتی خزانہ جمع کرکے اُمّتِ سَرکار کو عطا فرمادیا۔ آیئے! اِس مبارَک کتاب کی شان و عظمت سُنئے اور جُھومئے، چنانچہ

امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا حدیث لکھنے کا انداز

امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے **"صحیح بُخاری"** میں تقریباً چھ

ہزار(6000)احادیث ذِکْر کی ہیں، ہر حدیث کو لکھنے سے پہلے غُسْل کرتا، دو رَکْعَت نَفْل نماز ادا کرتا پھر اِسْتِخارہ کرتا، جب کسی حدیث کی صِحَّت پر دل جمتا تو اُسے کتاب میں درج کرلیتا۔(هدی السارى، مقدمة، ۱/ ۱۰)(نزہۃ القاری، ص ۱۳۰)

چھ لاکھ حدیثوں کے حافظ

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: مجھے چھ لاکھ حدیثیں یاد ہیں، جن میں سے چن چن کر سولہ(16) سال میں، میں نے اِس جامع (بخاری) کو لکھا ہے، میں نے اِسے اپنے اور اللہ پاک کے درمیان دلیل بنایا ہے۔(مقدمه فتح البارى، ص ۱۰) میں نے اپنی اِس کتاب میں صِرْف صحیح اَحادیث داخِل کی ہیں اور جن حدیثوں کو میں نے اِس خیال سے کہ کتاب بہت لمبی نہ ہو جائے چھوڑ دیا وہ اِس سے بہت زیادہ ہیں۔

(نزہۃ القاری، ص ۱۳۰)

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دیگر بھی کئی کتابیں[1] لکھی ہیں مگر صحیح بخاری شریف امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وہ عظیم کارنامہ ہے جس نے نہ صِرْف عوام و خواص میں مقبولیت کی معراج پائی بلکہ بارگاہِ رسالت سے بھی اِسے مقبولیت کا تَمغا عطا ہوا، یُوں کہ نبیِّ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِسے اپنی طرف منسوب کرتے ہوئے **"میری کتاب"** فرمایا، چنانچہ

بارگاہِ رسالت میں صحیح بخاری شریف کی مقبولیت

حضرت سَیِّدُنا امام ابو زید مَرْوَزِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ایک مرتبہ مکّے شریف میں مقامِ اِبراہیم اور حَجَرِ اَسْوَد کے درمیان سو رہا تھا کہ میرا نصیب جاگا اور خواب دیکھا کہ حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

1 . . . مثلاً التاریخ الکبیر، التاریخ الاوسط، التاریخ الصغیر، کتاب الضعفاء، خلق افعال العباد، المسند الکبیر، کتاب العلل، الادب المفرد وغیرہ

عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرمارہے ہیں: اے ابو زید! کتابِ شافِعِی کا دَرْس کب تک دو گے، ہماری کتاب کا دَرْس کیوں نہیں دیتے؟ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: میں نے عَرْض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میری جان آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر قربان! آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی کتاب (Book) کونسی ہے؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: جامع محمد بن اسماعیل یعنی امام بُخاری رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی کتاب **"بخاری شریف"**۔ (بستان المحدثین، ص ۲۷۵)

صدقے میں مِرے غَوث کے تُو خواب میں یاربّ جلوہ مجھے سُلطانِ مدینہ کا دِکھا دے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۱۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور فرمایئے! جس کتاب کو نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پسند فرمائیں اور اُسے اپنی طرف منسوب فرمائیں تو اندازہ لگایئے کہ اُسے پڑھنے، سُنّنے اور اُس کا ختم کرنے والوں کو اِس کی کیسی کیسی بَرَکتیں نصیب ہوں گی۔ آیئے! بطورِ ترغیب خَتْمِ بُخاری کی چند بَرَکتیں مُلاحظہ کیجئے، چنانچہ

خَتْمِ بُخاری کے فوائد

(بعض) عارفین رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِم اَجۡمَعِیۡن سے منقول ہے: اگر کسی مشکل میں صحیح بخاری کو پڑھا جائے تو وہ حل ہو جاتی ہے اور جس کشتی (Boat) میں صحیح بُخاری ہو وہ غَرق نہیں ہوتی۔ حافظ ابنِ کثیر رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: خشک سالی میں **"صحیح بُخاری"** پڑھنے سے بارش ہو جاتی ہے۔ (تذکرۃ المحدثین، ص۱۹۸) مشہور مُحَدِّث شیخ عبدُ العزیز مُحَدِّث دِہلَوِی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: وقتِ شِدَّت، خوفِ دشمن، مَرَض کی سختی، قحط سالی اور دیگر بَلاؤں میں اِس کتاب کا پڑھنا تریاق (علاج) کا کام دیتا ہے، اکثر اِس

کا تَجْرِبہ ہو چکا ہے۔(بستان المحدثین، ص۲۷۴) حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بعدِ قرآن شریف صحیح تر کتاب بُخاری شریف مانی گئی ہے، مصیبتوں میں خَتْمِ بُخاری کیا جاتا ہے، جس کی بَرَکت اور اللہ پاک کے فَضْل سے مصیبتیں ٹل جاتی ہیں۔(مر آۃ المناجیح، ۱/۱۱ ملخصاً)

مجھے آفتوں نے گھیرا، ہے مصیبتوں کا ڈیرا یانبی مدد کو آنا مَدَنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۲۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ رابطہ بالعلماء والمشائخ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فَیضانِ اِمام بُخاری سے مالا مال ہونے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر خدمتِ دین کے لئے اپنی خدمات پیش کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں کم و بیش 104 شُعبہ جات میں **نیکی کی دعوت** کی دُھومیں مچانے میں مصروفِ عمل ہے۔اِنہی شُعبہ جات میں سے ایک شُعبہ **"مجلسِ رابِطہ بالعُلَماء والمشائخ"** بھی ہے۔اِس شُعبے کا بُنیادی مَقْصَد عاشقانِ رسول کے عُلَمائے کِرام و مشائخِ عِظام مَثَلاً اَئِمّۂ مساجِد، خُطبا اور پیرانِ طریقت وغیرہ کو دعوتِ اسلامی کی دِینی خدمات سے آگاہ کرنا، مَدَنی کاموں میں اُن کی مدد(Help) حاصِل کرنا، اُن کی دُعائیں لینا، سُنّی جامعات و مَدارِس میں مَدَنی کاموں کی ترکیب بنانا، ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع، مَدَنی مُذاکَرے، مُختلف سُنّتوں بھرے اِجتماعات میں عاشقانِ رسول کے جامعات و مَدارِس کے طَلَبۂ کِرام کی شِرکت کروانا اور اُن کے لیے مناسِب خَیر خواہی کا اِنتظام کرنا ہے۔اللہ کریم دعوتِ اسلامی اور **"مجلسِ رابِطہ بالعُلَما والمشائخ"** کو مزید ترقّیاں عطا فرمائے اور ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول پر اِستقامت نصیب

فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تِری دھوم مچی ہے

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عُموماً ایک عام انسان جب تک دُنیا میں زندہ رہتا ہے اُس وَقْت تو وہ دُوسروں کو فائدہ پہنچانے پر قُدرت رکھتا ہے مگر مرتے ہی یہ سِلْسِلہ خَتْم ہوجاتا ہے مگر اَوْلیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی شان و عظمت اِس قَدَر بلند و بالا ہوتی ہے کہ جب تک یہ حضرات اِس دُنیائے فانی میں اپنی ظاہِری حَیات کے ساتھ مُتَّصِف رہتے ہیں تو نیک و بد سَبھی کو فَیضیاب فرماتے اور ہر طرف اپنی بَرَکتیں لُٹاتے ہیں پھر جب یہ حضرات اپنے مزارِ اَقْدَس میں تشریف لے جاتے ہیں تو وہاں بھی اُن کی ذات اور اُن کے مزارِ پُر انوار سے بَرَکات کا ظُہور ہوتا رہتا ہے اور لوگ فیضیاب ہوتے رہتے ہیں۔ آیئے! بعدِ وصال امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ایک کرامت اور آپ کے مزارِ پُر اَنوار کی ایک بَرَکت مُلاحَظہ کیجئے، چُنانچہ

سَیِّدُنا امام بخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وسیلے سے دُعا

علامہ تاجُ الدِّین سُبْکِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وِصالِ ظاہِری کے (200سال) بعد سَمَرْقَنْد میں خشک سالی کی وجہ سے قحط پڑ گیا، لوگوں نے بارہا نمازِ اِسْتِسْقاء پڑھی اور دعائیں مانگیں لیکن بارش نہ ہوئی، پھر ایک نیک شخص جو زُہد و تقوٰی اور پرہیز گاری کی وجہ سے مشہور تھا، شہر کے قاضی کے پاس گیا اور اُسے مشورہ دیا کہ تم شہر کے لوگوں کو لے کر امام بُخاری رَحْمَۃُ

اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی قَبْر پر جاؤ اور وہاں جاکر اللہ پاک سے بارش کی دعا مانگو، شاید اللہ پاک تمہاری دعا قبول فرمالے۔ قاضی نے یہ مشورہ قَبول کرلیا اور لوگوں کے ساتھ امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی قَبْر پر آیا، امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وسیلے سے دعائیں کیں اور گریہ وزاری کی، امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے قَبولیتِ دعا کے لیے سفارش کی، نہایت ہی خُشوع و خُضوع سے اُس نے دعا مانگی، اُسی وَقْت آسمان پر بادل چھاگئے اور سات روز (Seven Day) تک مُسَلْسَل بارش ہوتی رہی اور اِتنی بارش ہوئی کہ لوگوں کے لیے مقام "خَرْتَنْک" سے "سَمَرْقَنْد" تک پہنچنا بھی مشکل ہوگیا۔(طبقات الشافعیة الکبری، الطبقة الثانیة، ۲/۲۳۴)(خَرْتَنْک سے سَمَرْقَنْد تک فقط 3 میل کا فاصلہ ہے۔)

اللہُ غنی! شانِ وَلی! راج دِلوں پر دُنیا سے چلے جائیں حکومت نہیں جاتی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۸۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اجمعین اور اہلِ حق علمائے کرام کا یہ معمول رہا ہے کہ وہ اپنی مشکلات کے حل کے لیے اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے مزارات پر حاضری دِیا کرتے تھے۔ آیئے! حُصولِ بَرَکت کے لئے بزرگوں کے مزارات پر جانے کی برکات ملاحظہ فرمایئے، چُنانچہ

1. حضرت سَیِّدُنا حسن بن ابراہیم خَلّال حنبلی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے جب کوئی معاملہ درپیش ہوتا ہے، میں حضرت سَیِّدُنا امام موسیٰ بن جعفر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزارِ پُرانوار پر حاضر ہوکر آپ کا وسیلہ پیش کرتا ہوں۔ اللہ کریم میری مشکل کو آسان کرکے مجھے میری مراد عطا فرمادیتا ہے۔[1]

1…تاریخ بغداد، مقدمة المصنف، باب ماذکر فی مقابر بغداد...الخ، ۱/۱۳۳

2. شافِعیوں کے عظیم پیشوا حضرت سیِّدُنا امام محمد بن اِدریس شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے جب کوئی حاجت پیش آتی ہے تو میں دو رَکعت نماز ادا کرکے حضرت سیِّدُنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزارِ پُر انوار پر جاکر اللہ کریم سے دعا مانگتا ہوں، اللہ پاک میری حاجت جلد پوری کردیتا ہے۔[1]

3. حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے ایک حاجت درپیش تھی اور میں کافی تنگدست بھی تھا۔ میں نے حضرت سیِّدُنا معروف کَرخی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی قبرِ اَنور پر حاضری دی، 3 بار سُورۂ اِخلاص کی تلاوت کی اور اس کا ثواب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور تمام مُسلمانوں کی اَرْواح کو پہنچایا پھر اپنی حاجت بیان کی۔ فرماتے ہیں کہ میں اس حال میں واپس آیا کہ میری حاجت پوری ہوچکی تھی۔[2]

حضرت سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن محمد زُہری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزار کی حاضری مُرادیں پوری ہونے کیلئے مُجَرَّب (یعنی تجربہ شُدہ) ہے اور جو کوئی ان کے مزار کے پاس 100 مرتبہ سورۂ اِخلاص کی تلاوت کرے، پھر اللہ پاک سے سوال کرے تو اللہ پاک اس کی حاجت کو پورا فرمادے گا۔[3]

کرم ہو واسِطہ کُل اَوْلیا کا
مِرا ایماں پہ مَوْلیٰ خاتِمہ ہو

1...الخیرات الحِسان، الفصل الخامس والثلاثون، ص ۹۴ ملتقطاً

2...الروض الفائق، المجلس الرابع والثلاثون الخ، ص ۱۸۸

3...مناقب معروف الکرخی، الباب السابع والعشرون فی ذکر فضیلۃ زیارۃ قبرہ...الخ، ص ۲۰۰

(وسائلِ بخشش، مُرمّم، ص۳۱۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بَیان میں ہم نے سُنا کہ ☆ امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بے مثال ذہانت کے مالک تھے۔ ☆ امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کم عُمری میں ہی عِلْمِ حدیث میں مہارت حاصِل ہوگئی تھی۔ ☆ امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو لاکھوں احادیثِ مبارکہ حِفْظ تھیں۔ ☆ امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حُصولِ عِلْم کی خاطِر دُور دراز ملکوں اور شہروں کے سفر فرمائے۔ ☆ امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ احادیثِ مبارکہ کا بہت زیادہ ادب بجالاتے تھے۔ ☆ امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عاجِزی و اِنکساری کے پیکر تھے۔ ☆ امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صحیح بخاری شریف کا خَتْم کرنے سے مصیبتیں، پریشانیاں اور آفتیں دور ہوجاتیں ہیں۔ ☆ امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وِصالِ ظاہری کے بعد آپ کے وسیلے سے بارش طلب کی جاتی تھی۔ اللہ پاک ہمیں امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فیضان سے مالا مال فرمائے اور ہمیں آپ کی سیرت پر چلتے ہوئے خوب خوب عِلْمِ دین سیکھنے اور دوسروں کو سکھانے کی توفِیْق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حدیثِ پاک کے بارے میں مَدَنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے حدیثِ پاک کے بارے میں چند مَدَنی پھول سُننے کی سعادت حاصِل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحَظہ کیجئے: (1) فرمایا: جو شخص دینی معاملات کے بارے میں چالیس (40) حدیثیں یاد کرکے میری

اُمّت تک پہنچا دے گا اللہ پاک (قیامت کے دن) اُس کو اِس شان کے ساتھ اُٹھائے گا کہ وہ فقیہ ہو گا اور میں قِیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا اور اُس کے لئے گواہی دوں گا۔(مشکاۃ المصابیح، کتاب العلم، الفصل الثالث، ۱/ ۶۸، حدیث:۲۵۸)(2)فرمایا: اللہ پاک اُس کو تَر و تازہ رکھے جو میری حدیث کو سُنے، یاد رکھے اور دوسروں تک پہنچائے۔(تِرمِذی، ۴/ ۲۹۸، حدیث:۲۶۶۵)☆اسلام میں کلامُ اللہ(یعنی قرآن) کے بعد کلامِ رسولِ اللہ(یعنی حدیث) کا درجہ ہے۔(مرآۃ المناجیح، ۱/ ۲)☆ہر انسان پر حُضور عَلَیْہِ السَّلَام کی اِطاعت فَرْض ہے اور یہ اِطاعت بغیر حدیث و سُنّت جانے ناممکن ہے۔(مرآۃ المناجیح، ۱/ ۹)☆اَحادیث سے اِنکار کے بعد قرآن پر اِیمان کا دعویٰ باطِلِ محض ہے۔(نزہۃ القاری، ۱/ ۳۶)☆جب تک یہ معلوم نہ ہو جائے کہ یہ واقعی حدیث مبارَکہ ہے، اُس وَقْت تک بَیان نہ کریں۔(فیضان فاروق اعظم، ۲/ ۴۵۱)☆آقا عَلَیْہِ السَّلَام کا فرمان ہے: جب تک تمہیں یقینی عِلْم نہ ہو میری طرف سے حدیث بیان کرنے سے بچو، جس نے جان بوجھ کر میری طرف جھوٹ منسوب کیا اُسے چاہئے کہ وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔(ترمذی، کتاب تفسیر القرآن عن رسول اللہ، باب ماجاء فی الذی۔۔۔الخ، ۴/ ۴۳۹، حدیث:۲۹۶۰)☆ایس ایم ایس(SMS) کے ذریعے بغیر حوالے کے کوئی بھی حدیث آگے نہ بھیجیں جب تک کسی سُنّی صحیحُ العقیدہ مفتی صاحب یا کسی عالِمِ دین سے تصدیق نہ کروالیں۔(فیضان فاروق اعظم، ۲/ ۴۴۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے (6) دُرودِ پاک اور (2) دُعائیں

﴾1﴿ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِالْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کردیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحْمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

1...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا
2...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵
3...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت اَحْمَد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔(1)

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدِّیْقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔(2)

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔(3)

1...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

2...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

3...الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔(1)

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔(2)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1…مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة…الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث:۱۷۳۰۵

2…تاریخ ابن عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث:۴۴۱۵